Regd No P. 67

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۹ | شمارہ ۱۹

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
غیر ممالک ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

اخبارِ احمدیہ

قادیان - ۵ ہجرت - (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق مورخہ ۲۷ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور دو ہفتہ تک نائیجیریا اور گھانا کا نہایت کامیاب تبلیغی دورہ فرمانے کے بعد ۲۷ اپریل کو بارہ بجے دوپہر اکرا سے بخیریت آئیوری کوسٹ کے دارالحکومت ابی جان پہنچ گئے - حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمدللہ احباب دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور دیگر سب اہلِ قافلہ کا سفر حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور حضور بخیر و عافیت کامیاب و کامران واپس تشریف لائیں - آمین۔

قادیان - ۵ ہجرت - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں - الحمدللہ

۳۰ صفر ۱۳۹۰ ہجری | ۷ ہجرت ۱۳۴۹ ہش | ۷ مئی ۱۹۷۰ء

اسلام نے انسانی مساوات کو جس رنگ میں قائم کیا ہے اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی

مسجد اس مساوات کی ایک علامت بھی ہے اور مساوات سکھانے کا ایک مدرسہ بھی ہے

وہ زمانہ آگیا ہے کہ اسلام اپنی امتیازی محبت اور پیار کے نتیجہ میں انسان کا دل جیت لیگا

غانا (مغربی افریقہ) کے دارالحکومت اکرا میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ولولہ انگیز تقریر کا مکمل متن

جیسا کہ یہ اطلاع قبل ازیں شائع ہو چکی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گھانا کے دارالحکومت اکرا میں ۸ اپریل کو سوا پانچ بجے شام جماعت احمدیہ کے ملکیتی ریسیع و دعریض گراؤنڈ میں اپنے دستِ مبارک سے ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا - سنگِ بنیاد کی اس تقریب میں گھانا کے ہزاروں ہزار مخلص و فدائی احباب اور خواتین کے علاوہ مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندوں، مملکتِ گھانا کے وزیروں اور حکومت کے اعلیٰ حکام و افسران نے بھی کثیر تعداد میں شرکت فرمائی تھی۔ سنگِ بنیاد رکھنے سے قبل حضور نے جو روح پرور اور ولولہ انگیز تقریر ارشاد فرمائی اس کا متن مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے نے گھانا سے ارسال فرمایا ہے جو ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے :-

تشہد و تعوذ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ الحشر کی آخری دو آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

"میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہاں آنے اور آپ کی معیت میں یہاں بیٹھنے کا موقع عنایت فرمایا۔ میں اس موقع پر آپ سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، کہتا ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ جو بہنیں یہاں بیٹھی ہیں ان میں سے ایک فیصدی بھی انگریزی زبان نہیں سمجھتیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنی زبان اردو میں تقریر کروں - اور اس کا ترجمہ آپ کی زبان میں کیا جائے جسے آپ سمجھتے ہیں۔

آج ہم ایک مسجد کی بنیاد رکھنے کے لئے اور ایک دوسرے سے ملاقات کے لئے جمع ہوئے ہیں - مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی - مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی - مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی - مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی - اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی اور عمارت دنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مسجد ہماری ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے - اور مسجد کے دروازے ہر اس انسان کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کے لئے نیک نیتی سے اس میں داخل ہونا چاہتا ہے - جیسا کہ اس مثال سے واضح ہے کہ عیسائیوں کا ایک وفد جو خدائے واحد کی پرستش کرتے تھے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اجازت چاہی کہ وہ باہر جا کر خدائے واحد کی پرستش کریں - ہمارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ تم خدائے واحد کی پرستش کرنا چاہتے ہو اس لئے تم خدائے واحد کے لئے مسجد میں عبادت کرو - یہ ایک نہایت ہی حسین اور پیاری تعلیم ہے - اور یہ ہو نہیں سکتا کہ جس انسان کے کان میں یہ آواز پہنچے وہ اسلام کی اس تعلیم پر کھچا ہوا نہ آئے - جب میں نے مختصراً ڈنمارک کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر روشنی ڈالی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس وقت سے ہزاروں عیسائی ہماری مسجد میں ہمارے ساتھ شامل ہو کر خدائے واحد کی پرستش کر چکے ہیں (نعرہ ہائے تکبیر)

اسلام نے انسانی مساوات کو جس رنگ میں قائم کیا ہے اس کی مثال بھی دنیا میں نہیں ملتی - مسجد اس مساوات کی ایک علامت بھی ہے اور مساوات سکھانے کا ایک مدرسہ بھی ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد غانا کے باشندے اور نائجیریا کے باشندے - سیرالیون کے باشندے اور ربوہ کے رہنے والے سب برابر ہو جاتے ہیں۔

یہ سبق جب سکھایا گیا تو اس کے اظہار کے لئے فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جھنڈا تیار کروایا اور اس جھنڈے کو بلالؓ کے جھنڈے کا نام دیا - وہ بلالؓ جسے سرداران مکہ حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے - وہ بلالؓ جس پر سرداران مکہ نے ظلم ڈھائے تھے اس بلالؓ کے نام پر حضورؐ نے وہ جھنڈا تیار کیا اور ان سے کہا کہ اگر تم اپنی جانوں اور اموال اور عزتوں کی حفاظت چاہتے ہو تو اس کے نیچے آجاؤ۔ (نعرہ ہائے تکبیر)

مساوات کی یہ حسین تعلیم اور اس حسین تعلیم پر یہ حسین عمل نہیں تو کہیں اور نہیں - آج پھر انسان کو یہ ضرورت ہے کہ اسے مساوات کا سبق سکھایا جائے - انسان نے عزت اور احترام کا سلوک کرنا بھول چکا ہے اور ایسے انسان دنیا میں پائے جاتے ہیں جو دوسروں سے اپنے آپ کو بڑا اور بہتر سمجھتے ہیں۔ کوئی کسی سے بڑا نہیں - سب انسان برابر ہیں (نعرہ ہائے تکبیر - اسلام زندہ باد - حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد)

(باقی اگلے صفحہ پر)

مالک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

اگر انسانیت نے زندہ رہنا ہے اور خطرناک اور بھیانک تباہی سے خود کو محفوظ رکھنا ہے تو اسے مساوات کو سیکھنا پڑے گا۔

مثال دینے کے لئے اب میں اس برّاعظم سے نکل کر امریکہ اور روس کی طرف جاتا ہوں۔ ان ممالک میں یورپ امریکہ اور روس ہیں۔ انسان سے انسان کی نفرت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ انہوں نے بے شمار ایٹم بم بنا لئے ہیں۔ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم سے انسان کی عزت قائم نہیں کی جا سکتی۔ انسانوں میں مساوات کو قائم نہیں کیا جا سکتا۔ انسان کو ہلاک ضرور کیا جا سکتا ہے، تباہ ضرور کیا جا سکتا ہے۔ آج انسان زندگی کا خواہشمند ہے اور ہر انسان کے دل سے یہ آواز نکل رہی ہے کہ ہمیں ایٹم بم کی ضرورت نہیں۔ ہمیں اخوت، ہمدردی اور مساوات کی ضرورت ہے۔

آؤ ہم آج یہ نعرہ لگائیں، کہ انسانیت زندہ باد (نعرہ ہائے تکبیر) نعرۂ انسانیت زندہ باد۔ اس برّاعظم میں بس چند ہی دن مجھے چلنے پھرنے اور دوستوں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ دوسرے ملکوں کی نسبت باہمی پیار یہاں زیادہ نظر آتا ہے۔ مختلف مذاہب میں، مختلف طبیعتوں میں، مختلف حالات میں رہنے والے انسان دوسرے برّاعظموں کی نسبت مجھے یہاں زیادہ پیار کرنے والے نظر آئے اس لئے میرا دل یہ دیکھ کر انتہائی مسرت سے بھر گیا اور میں نے یہ سوچا کہ شاید اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ مقدر ہو کہ ہم اور آپ دُنیا کو مساوات کا سبق سکھانے والے بن جائیں اور وہ جنہیں دنیا نے دھتکار دیا تھا وہ دنیا کے لئے باپ اور بڑے بھائی بن جائیں

صرف مسجد ہی کی یہ علامت نہیں بلکہ اسلام کی ساری تعلیم انسان اور انسان میں برابری کو پیدا کرتی ہے۔ وہ بھی جو اسلام کی تعلیم سے واقف نہیں اسلام کے احسان کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ مسلمان پر افتراء نہ باندھو۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی انسان پر بھی افتراء نہ باندھو۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ کسی مسلمان کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچاؤ۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ ان لوگوں کے جذبات کو بھی ٹھیس نہ لگاؤ جو اللہ تعالیٰ کو گالیاں نکالتے ہیں (لا تسبّوا الّذین ... الخ $\frac{19}{7}$) اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ زمانہ آ گیا ہے کہ اسلام اپنی امتیازی محبت اور پیار کے نتیجہ میں انسان کا دل جیت لے گا۔ دلوں کی فتح کے لئے کسی طاقت کی ضرورت نہیں ہے۔ دلوں کو جیتنے کے لئے پیار کی ضرورت ہے اور ہمارے دل انسانیت کے پیار اور اس کی محبت سے لبریز ہیں اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ انسانوں کے لئے ہماری محبت کبھی بھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ دنیا کی باہمی نفرت ہمارے پیار میں گم ہو جائے گی اور دنیا کے محسنِ اعظم کی محبت میں یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر انسان کے دل میں قائم ہو جائے گی۔ (نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت امیرالمومنین زندہ باد)

اب ہم مسجد کا سنگِ بنیاد رکھیں گے اس دعا کے ساتھ کہ اے ہمارے ربِّ کریم ہم کمزور اور ناچیز بندے ہیں لیکن تو ہر طاقت کا مالک ہے۔ ہر چیز تیرے علم میں ہے۔ کوئی چیز تیرے تصرف سے باہر نہیں۔ ہماری دعا کو سُن۔ ہماری مدد کو آ۔ اور جس غرض کے لئے تو نے مساجد کی تعمیر کا حکم دیا ہے ہماری اس مسجد سے وہ غرض بھی پوری ہو اور انسان انسان سے پیار کرنے لگے۔ تیری معرفت کو وہ حاصل کرے اور تیرے پیار اور تیری نعمتوں اور تیری رحمتوں کا وہ وارث ہو۔ اے ہمارے پیار کرنے والے رب ہم تیرے حضور عاجزانہ جھکتے ہیں۔ ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول کر۔ ہماری ان خواہشات کو پورا کر۔ اور وہ دن ہمیں ہماری زندگیوں میں دکھا کہ جب ہر انسان تیری عظمت اور تیرے جلال کو پہچانتے ہوئے تیرے حضور جھکے۔ آمین ۔

رپورٹ ہائے یوم مسیح موعودؑ

جو بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکیں

یوم مسیح موعود علیہ السلام کے جلسوں کی رپورٹیں جو بروقت موصول ہو گئی تھیں وہ تو بدر میں شائع ہو چکی ہیں۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کے جلسوں کی رپورٹیں کسی قدر تاخیر سے پہنچیں اور اسی اثناء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاریخی سفرِ افریقہ شروع ہو چکا ہے جس کی مفصل رپورٹوں کا ساتھ کے ساتھ بدر میں شائع ہونا ضروری ہے اس لئے افسوس کہ بوجہ عدم گنجائش یہ رپورٹیں شائع نہیں ہو سکیں ۱۔ جماعت احمدیہ یکوڈ ۲۔ جماعت احمدیہ موسئے بنی مائنز۔ ۳۔ جماعت احمدیہ رانچی ۴۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور ۵۔ جماعت احمدیہ دیودرگ ۶۔ مجلس خدام الاحمدیہ کٹک۔

ایڈیٹر بدر

ایک غلط فہمی کا ازالہ

نظارت ہذا کو یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بعض احباب جو مستقل طور پر لازمی چندہ جات کی ادائیگی میں سُستی اختیار کر رہے ہیں بلکہ بعض نادہندہیں، لوکل عہدیداران ایسے احباب سے صرف طوعی چندہ جات وصول کر رہے ہیں حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں جو شخص حصہ آمد چندہ عام و جلسہ سالانہ کا مستقل بقایا دار ہے یا نادہندہ ہے یا مرکز کی منظوری کے بغیر شرح کے مطابق چندہ ادا نہیں کر رہا ایسے کسی دوست سے کسی قسم کا دوسرا طوعی چندہ قبول نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ ایسے دوستوں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے :-

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلۂ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا"

پس حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی روشنی میں جملہ عہدیداران جماعت اور مرکزی انسپکٹران و کارکنان کا فرض ہے کہ حضورؑ کے اس ارشاد کو مدنظر رکھیں اور کسی ایسے شخص سے کسی قسم کا طوعی چندہ قبول نہ کریں، جو لازمی چندہ جات کا بقایادار ہے یا نادہندہ ہے۔ بلکہ اگر ایسا شخص کوئی دوسرا چندہ پیش کرے تو اس پر واضح کر دینا چاہیئے کہ جب تک لازمی چندہ جات کی ادائیگی نہیں ہو گی اس وقت تک کوئی دوسرا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا

طوعی چندہ جات میں تحریک جدید کے چندہ کو خاص اہمیت حاصل ہے مگر اس کے متعلق بھی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے

(ا) تحریکِ جدید میں انہی لوگوں سے چندہ لیا جائے گا جو اپنے بقائے ادا کریں گے اور مستقل چندہ بھی پوری طرح دیں گے جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے بقایا جات کو ادا کرتے ہوئے فریضہ چندہ میں باقاعدگی اختیار کریں گی میں سمجھوں گا کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"

(ب) تحریکِ جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں یہ لازمی بات ہے کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں (لازمی چندہ جات) کے خلاف پڑے تو پھر بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے۔"

پس آئندہ کے لئے جملہ عہدیداران جماعت بالخصوص سیکرٹریان مال و مرکزی انسپکٹران کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ طوعی چندہ جات صرف ایسے احباب سے ہی وصول کریں جن کے ذمہ کسی قسم کا لازمی چندہ باقی نہ ہو۔ اور نادہندگان یا بقایاداران سے کوئی رقم موصول ہو تو وہ ان کے لازمی چندہ جات کے حساب میں محسوب کی جائے۔ اگر کوئی مرکزی کارکن بزرگان کے ارشاد کے خلاف کسی قسم کا چندہ وصول کرنے کے لئے کہے تو اس سے معذرت کر دی جائے۔ گویا آئندہ کے لئے ہر سیکرٹری صاحب مال کا فرض ہے کہ وہ پہلے لازمی چندہ جات وصول کریں اور اس کے بعد طوعی چندہ جات صرف ایسے احباب سے ہی وصول کریں جن کے ذمہ لازمی چندہ جات میں سے کسی قسم کا بقایا نہ ہو۔

اسی طرح بعض احباب لازمی چندہ جات تو شرح کے مطابق ادا نہیں کرتے مگر ہر دلعزیزی کے لئے طوعی چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ایسے احباب کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ وہ بجائے سلسلہ کو فائدہ پہنچانے کے نقصان پہنچاتے ہیں پس عہدیداران جماعت اور بالخصوص سیکرٹریان مال ایسے احباب پر واضح کر دیں کہ جب تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ شرح کے مطابق لازمی چندہ جات نہیں دیں گے ان کا طوعی تحریکوں میں چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

پس آئندہ کے لئے چندہ تحریک جدید۔ وقفِ جدید۔ درویش فنڈ صرف انہی احباب کا قبول کیا جائے جن کے ذمہ کسی قسم کا لازمی چندہ بقایا نہیں ہے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

فارم اصل آمد

جب تک موصی صاحبان کی طرف سے فارم اصل آمد مکمل ہو کر نہ آ جائیں ان کا سالانہ حساب تیار کر کے ان کی خدمت میں بھجوایا نہیں جا سکتا۔ تمام موصیوں کے فارم اصل آمد دفتر ہذا کی طرف سے بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی موصی کو فارم نہ ملا ہو تو وہ اپنی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال سے دریافت فرمائیں۔ اگر ان سے بھی نہ ملے تو دفتر ہذا کو تحریر فرمائیں تا کہ فارم دوبارہ بھجوا دیا جائے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ہماری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے ہم تو زندہ رہنے اور دوسروں کو زندہ کرنے کیلئے پیدا ہوئے ہیں

کیونکہ

ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے خود مشاہدہ کرتے ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ کے جلال کا عرفان رکھتے ہیں

جماعتِ احمدیہ کی اکیاونویں مجلس مشاورت کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب

(مورخہ ۲۹ ر امان (مطابق ۲۹ ر مارچ ۱۹۷۰ء) کو جماعتِ احمدیہ کی اکاونویں مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو نہایت روح پرور اور بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے ایڈیٹر)

حضور (ایدہ اللہ تعالےٰ نے نمایندگانِ مجلسِ شوریٰ سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

قرآنِ کریم نے جو یہ فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا متولّی ہوتا ہے

یہ کوئی فلسفیانہ خیال نہیں۔ خدا تعالیٰ کے بندے اپنی زندگیوں میں اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ آپ بھی خدا تعالےٰ کے بندے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں تمہارا متولی ہوں۔ پس وہ قادر و توانا جو ہمارا متولی ہے اور ہمارا اتنا بڑا محسن ہے جو ہماری ساری قوتوں کی نشوونما کے لئے سامان پیدا کر رہا ہے اور ہر وقت ہمیں خوش رکھتا ہے۔ دنیا ہمیں گالیاں دے رہی ہوتی ہے۔ دنیا ہمیں مارنے کی سکیمیں سوچ رہی ہوتی ہے۔ دنیا ہماری مردم شماری، خدا معلوم نیک نیتی سے یا بد نیتی سے کر رہی ہوتی ہے مگر وہ جو ہمارا ہے کہتا ہے تم فکر کیوں کرتے ہو

میں جو تمہارے ساتھ ہوں

اور پھر ۴۷ء کی آگ ہو یا ۵۳ء کی آگ ہو ہمیں جلانے کے لئے جو عظیم آگ بھی جلائی گئی اس نے یہ ثابت نہیں کیا کہ جماعتِ احمدیہ کو ایسی آگ میں جلایا جا سکتا ہے۔ بلکہ اس نے یہ ثابت کیا کہ جب ایک احمدی کی زبان سے یہ نکلتا ہے کہ

آگ سے ہمیں مت ڈراؤ۔
آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں
کی بھی غلام ہے

تو یہی بات سچی ہوتی ہے۔ جتنی مرضی آگ جلا دو اس سے کیا ہوتا ہے۔ اللہ ربّ العالمین كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ہے۔ اس کی تدبیروں کی شکل بدلتی رہتی ہے وہ ایک نئے رنگ میں ایک نئے نور میں ایک نئی شان کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہو رہا ہے۔ آج اس نے ہمارے اس ملک کے حالات بدل دیئے ہیں اب مجھے جو نظر آ رہا ہے وہ یہ ہے کہ شرارتی، ہم سے تعصب رکھنے والا ہمیں دکھ پہنچانے والا، ہمیں لوٹنے اور قتل کرنے کے منصوبے باندھنے والا تو موجود ہے لیکن جہاں

اللہ اور اس کے رسولؐ

فتنہ اور فساد پسند نہیں کرتے وہاں آج ہماری حکومت اور اس پاک زمین کے عوام بھی اسے پسند نہیں کرتے کہ ایک شخص دوسرے کی گردن اڑانے کے منصوبے بنائے۔ اور ہماری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے ہم تو زندہ رہنے اور زندہ کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہمیں کون مار سکتا ہے۔ ہمارے افراد جان کی قربانی دے دیں گے لیکن ہماری جماعت زندہ اور زندگی بخش ہے۔ اس کا دوسرا نام "آبِ حیات" ہے کیونکہ

اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے

خود مشاہدہ کرتی اور دوسروں کو دکھاتی ہے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپؐ کے جلال کا عرفان رکھتی اور یہ عرفان دوسروں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ قرآنِ کریم کی عظمت کو سمجھتی اور اس کے حسن کو جانتی، اور جس رنگ میں اس نے بنی نوعِ انسان پر احسان کیا ہے اس کی معرفت رکھتی ہے۔ اور یہ چاہتی ہے کہ یہی معرفت دوسروں کے اندر بھی پیدا ہو جائے ہم تو زندگی کا پانی ہیں ہمیں موت کا گھونٹ کون پلا سکتا ہے۔ دنیا میں نہ کسی ماں نے ایسا بچہ جنا اور نہ کوئی ماں ایسا بچہ جنے گی جو اس میں کامیاب ہو جائے۔ ہم نے ساری دنیا کو زندہ کرنا ہے ہمیں ظالم اور مفسد تلوار یا توپ یا ایٹم بم سے کوئی خوف نہیں ہے یہ سارے مجبور ہوں گے کہ ہماری طرف آئیں

اب میں نے یہ "خطبہ" جو آپ کے ہاتھ میں دیا ہے (مطبوعہ بدر ۹ ر اپریل ۱۹۷۰ء) اس میں ایک نعرہ "انسانیت زندہ باد" کا بھی ہے

ہم انسانیت کے خادم ہیں

ہم انسانیت کے شرف کو اور اس کے مقام کو سمجھتے ہیں (اس دوران میں "حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد" "حضرت ختم المرسلین زندہ باد" اور "انسانیت زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے ہال گونج اٹھا۔) اور "انسانیت زندہ باد" کا نعرہ وہی لگا سکتا ہے جو انسان کے مقام کو سمجھے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے جو ہمیں قرآن کریم بتاتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی شکل پر پیدا کیا گیا۔ جس کی ہم یہ تفسیر کرتے ہیں کہ انسان اپنے دائرۂ استعداد کے اندر مظہرِ صفاتِ باری تعالےٰ بن سکتا ہے۔ کتنا بڑا شرف کا مقام ہے جو انسان کو دیا گیا ہے۔ لیکن انسان اپنے شرف کو بھول گیا۔ اس کا احساس ایک احمدی کے دل میں

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے

پیدا کیا۔ ہمارا یہ کام ہے کہ اس کو پکڑیں اور جھنجھوڑیں اور اس کو کہیں کہ تم کن خیالوں میں ہو تمہیں تو اللہ تعالےٰ نے اس قدر بلند مقام عطا کیا ہے تم اس مقام کو حاصل کرو جو خدا تعالےٰ نے تمہیں دیا ہے۔ تم اس کی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔

پس ہمیں نہ کوئی مارنے والا نہ کوئی ہلاک کرنے والا، نہ کوئی مٹانے والا اور نہ کوئی ڈرانے والا پیدا ہوا ہے

ہم کسی انسان سے ڈر سکتے ہیں؟

کیا ہم اس انسان سے ڈر سکتے ہیں جو اپنا مقام بھی یاد نہیں رکھ سکا۔؟ کیا ہم اس ذات کو چھوڑ سکتے ہیں جس کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اور جس کے قادرانہ تصرفات سے کوئی چیز باہر نہیں اس کے دامن کو ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ اور اس کے ایٹم بم سے ہم کوئی خوف نہیں کھا سکتے۔ ہم تو اس بات کے لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ دنیا کی بھلائی میں زندگی گزاریں جب ہم اپنے رب کے سامنے جاتے ہیں تو جس طرح ایک عاشق مرغِ بسمل کی طرح تڑپ رہا ہوتا ہے اس طرح ہم تڑپتے ہیں لیکن جب ہم دنیا کے سامنے جاتے ہیں تو دنیا اپنی تمام مفسدانہ طاقتوں کے باوجود ہمارے چہروں پر سوائے مسکراہٹ کے کچھ نہیں دیکھے گی۔

یہی ہماری شان ہے

ہمیں اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ طاقت کا مقابلہ طاقت سے نہ کرنا۔ ہمارے خلاف اگر لاٹھی اٹھائی گئی تو اس کے مقابلے میں ہم لاٹھی نہیں اٹھائیں گے اور پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ تم طاقت کے مقابلہ میں طاقت استعمال نہ کرنا میں اپنی طاقت سے کرۂ آسمانوں سے زمین پر آؤں گا اور تمہاری حفاظت کروں گا۔ اس بشارت کے بعد کون خوف ہے جو ہمارے دلوں کو پریشان کر سکتا ہے۔ پس

اس حقیقت کو سمجھیں

اور بیٹھتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ دنیا پر اپنے حسن و احسان کے جلوے ظاہر کریں اور جب اپنے رب کے حضور جائیں تو اس کے سامنے جو آپ کا مقام ہے (یعنی ایک ذرّۂ ناچیز کا) اس مقام کو پہچانتے ہوئے عاجزانہ طور پر اس کے سامنے جھکیں اور کہیں کہ اے ہمارے رب! ہمارے اندر کوئی خوبی نہیں۔ لیکن ہم نے دنیا میں مشاہدہ کیا ہے کہ جس ذرّۂ ناچیز کو تو اپنی قادرانہ انگلیوں میں پکڑ لیتا ہے اس کے اندر دنیا کی ساری طاقتیں آجاتی ہیں۔ پس ہمیں بھی (ہم پر رحم کرتے ہوئے) ہمارے کسی استحقاق کے بغیر اپنی قادرانہ انگلیوں کے اندر اس طرح پکڑ لے کہ وہ مقصد جو ہمارے ذریعہ سے تو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ حاصل ہو جائے تا تیری محبت دلوں میں قائم ہو اور

حضرت محمد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

سے انسان عشق کرنے لگے اور آپؐ کے مقام کو پہچاننے لگے۔ اور آپؐ میں فانی ہو کر یہ تبلیغی اور عارفانہ نعرہ لگائے کہ

"انسانیت زندہ باد"

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان اور افاضۂ خیر کے بغیر انسانیت زندہ باد نہیں بلکہ انسانیت مردہ باد ہے۔ اور اسی دائرہ احسان میں آکر انسان زندہ ہوتا ہے۔ اور انسان کے حق میں یہ نعرہ لگایا جا سکتا ہے کہ

"انسانیت زندہ باد"

آؤ اب ہم عاجزانہ طور اپنے رب کے حضور جھک کر التجا کریں کہ تیرا اسم ہے ہر برکت، اسی سے ہر رحمت اور اسی سے ہر فضل مانگیں چھوٹی سے چھوٹی برکت کے لئے بھی ہم اسی کے محتاج اور بڑے سے بڑے رحم کے لئے بھی ہم اسی کے محتاج ہیں۔ اے ہمارے رب ہم کچھ نہیں ہیں، ہم یہ جانتے ہیں لیکن تو، تو سب کچھ ہے

اپنے خیر سے ہمیں وافر حصہ دے

اور پورا اور کامل حصہ عطا کر۔ آؤ ہم دعا کریں

انتہائی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی لمبی اور پُرسوز دعا کروانے کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

اب یہ مشاورت ختم ہوئی۔ الحمد للہ۔ دوستوں کو جانے کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر وقت، ہر آن، ہر جگہ حافظ و ناصر ہو۔ اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور اس کی سلامتی کے آپ ہمیشہ حقدار رہیں

جیسا کہ میں نے پہلے بھی (افتتاحی تقریر میں) تحریک کی تھی

دوست دعاؤں میں مجھے بھی یاد رکھیں

اللہ تعالیٰ مجھے صحت سے رکھے اور مغربی افریقہ کے مجوزہ سفر کو اس سے زیادہ بابرکت بنائے کہ جو بشارتیں اس وقت تک اس نے مختلف ذرائع سے دی ہیں

ایک اور خواہش بڑی ہی شدت سے یورپ کے ایک ملک کے متعلق پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کچھ سامان تو پیدا کر دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس سفر میں ہی اس میں بھی کامیابی عطا فرمائے۔ اور پھر وہ

اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا احسان

ہوگا کہ آپ کی روح خوش ہو جائے گی لیکن میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔"

❖ ❖ ❖

"نائیجیریا کا روشن مستقبل"

اخبار مارننگ پوسٹ اباپا (نائیجیریا) میں حضور کی تقریر کی رپورٹ

مارننگ پوسٹ اپاپا (نائیجیریا) نے اپنی ۱۸ کی اشاعت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تقریر کا خلاصہ بعنوان "نائیجیریا کا روشن مستقبل" شائع کیا ہے جو حضور نے جماعت احمدیہ ابادان کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمائی۔ اسے افادۂ احباب کے لئے ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے

ایڈیٹر

"احمدیہ مسلم مشن اور جماعت احمدیہ کی تنظیم کے اعلیٰ سربراہ حضرت حافظ (مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ) احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے نائیجیریا کے شاندار مستقبل کی نشاندہی فرمائی ہے۔

آپ نے ابادان میں جماعت احمدیہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا میں ایک عجیب روحانی انتشار کی ہوا چل رہی ہے جو ایک نئی بیداری، نئی حرکت، نئی امید اور نئی روحانی تبدیلی کے لئے سازگار فضا پیدا کر رہی ہے۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ وہ روشن اور شاندار مستقبل جو آپ دیکھ رہے ہیں اسے قریب تر لانا نائیجیریا کے نوجوانوں کے اپنے اختیار میں ہے۔ اس تعلق میں آپ نے نوجوانوں کو تحریک فرمائی کہ وہ اپنے آپ کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کریں اور اپنے علم کو اور تمام صلاحیتوں کو دانشمندی کے ساتھ انسانیت کی خدمت اور بہتری کے لئے وقف کریں تا وہ اس مقصد کو حاصل کر سکیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقدر کر رکھا ہے۔

حضرت احمد نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ صحیح علم و معرفت کو حاصل کرنے کے لئے مخلصانہ جذبہ، سچی لگن اور جستجو کی ضرورت ہے۔ نیز فرمایا کہ حصولِ علم کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ انسانی ہمدردی اور ایک دوسرے کی حقیقی خیر خواہی کے اصول کو کبھی فراموش نہ کیا جائے

آپ نے مزید فرمایا کہ ہمیں ہمیشہ ان فرائض اور ذمہ داریوں کو مستحضر رکھنا چاہیئے جو ہم پر ایک دوسرے کے لئے انسانی برادری کے حقوق کے طور پر عاید ہوتی ہیں اور پھر ان ذمہ داریوں اور حقوق کو بھی بجالانا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہم پر فرض ہیں

اگر ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کے سادہ نکتہ کو سمجھ لیں اور اسے اپنا لیں تو ہم یقیناً موجودہ تہذیب کے خطرات سے محفوظ رہ کر اپنی منزلِ مقصود کو پا سکتے ہیں۔!"

"مستقبل کی ذمہ داریوں کیلئے اپنے آپ کو تیار کرو"

طلباء کو نصیحت

اخبار غانا ٹائمز مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۷۰ء نے صفحہ ۳ پر کماسی یونیورسٹی کے طلباء سے جو خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمایا اس کی مندرجہ ذیل رپورٹ عنوان بالا سے شائع کی ایڈیٹر

"کماسی بروز بدھ۔ جماعت احمدیہ کے عظیم مذہبی رہنما حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے کماسی یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے مسلمان طلباء سے یونیورسٹی کے بڑے ہال میں خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ جو محدود کتابی علم کلاس کے کمرہ میں حاصل کیا جاتا ہے اسے کوئی حقیقی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ طلباء کو چاہیئے کہ وہ اپنی معلومات کو وسعت دیکر اپنے حقیقی فائدہ اور بھلائی کیلئے اپنا کر عملی زندگی کا حصہ بنائیں

آپ نے فرمایا کہ طلباء کی حیثیت سے آپ علم سیکھنے کا ایک مقدس فرض ادا کر رہے ہیں اور یہ امر ان ذمہ داریوں اور اعلیٰ کردار کو ادا کرنے کے لئے تیاری ہے جو اپنے ملک کی خدمت کرنے اور دنیا کے اہم تعمیری معاملات میں حصہ لینے کے لئے آپ کے لئے مقدر ہے

حضرت امام جماعت نے ارشاد فرمایا کہ علم کی منزل اور حد کہیں ختم نہیں ہوتی۔ یہ ایک لگاتار اور مسلسل عمل ہے جس کی کوئی انتہا نہیں اس لئے ہمیں تمام عمر ایک طالب علم کی حیثیت سے علم کی تلاش جاری رکھنی چاہیئے کیونکہ جہاں ہم ٹھہر گئے وہاں ہم نے اپنی سعی اور کوشش کو روک دیا وہاں ہی خطرہ پیدا ہو جائیگا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بات بھی ہرگز نہیں بھولنی چاہیئے کہ اس تلاشِ علم کے راستے میں حقیقی کامیابی اور مقصد کے حصول کے لئے ہم الٰہی مدد اور رہنمائی کے محتاج ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ طلباء کو ہمیشہ اس بنیادی خطرہ سے آگاہ اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی مدد کو نظر انداز کر کے علم کی تلاش میں قدم اٹھایا جاتا ہے وہ خطرہ سے خالی نہیں ہے اس ایٹمی دور میں ہر قدم جو تسخیر عالم کی منزل کی طرف اٹھایا جاتا ہے اسکے ساتھ بھیانک خطرات لپٹے ہوئے ہیں جن سے انسانیت کو دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ اس مادی کوشش اور ترقی کی تلاش میں انسان سے ایک (باقی حاشیہ پر)

"امام جماعت احمدیہ کی افریقہ سے ملاقات"

گھانا کے روزنامہ "ڈیلی گرافک" نے اپنی ۲۲ اپریل کی اشاعت میں صفحہ ۴ پر صدارتی کمیشن کے چیئرمین بریگیڈیئر اے اے افریفا کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا فوٹو دیتے ہوئے جو عبارت درج ہے وہ حسب ذیل ہے۔ "امام جماعت احمدیہ کی افریفا سے ملاقات" کے عنوان کے تحت لکھا ہے:-

"صدارتی کمیشن کے چیئرمین بریگیڈیئر اے اے افریفا کے ساتھ تقدس مآب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث امام جماعت احمدیہ "اوسو" کے محل میں گفتگو فرما رہے ہیں۔ جبکہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے صدارتی کمیشن کے ممبران سے رسمی ملاقات فرمائی جماعت کے مذہبی رہنما جو آجکل اس ملک میں اور مغربی افریقہ کی دیگر مختلف ریاستوں کا دورہ فرما رہے ہیں اپنے پروگرام کے مطابق اکرا سے کماسی کے لئے روانہ ہو گئے۔"

(ترجمہ) (ڈیلی گرافک مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۷۰ء صفحہ ۴)

بڑی غلطی یہ سرزد ہوئی ہے کہ اس نے دعا کی حفاظتی پناہ گاہ سے اپنے آپ کو آزاد سمجھ رکھا ہے"

گھانا میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی جماعتی مصروفیات

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کا معائنہ کماسی مشن ہاؤس کی نئی دو منزلہ عمارت کا افتتاح

کماسی یونیورسٹی میں دانشوروں اور اہلِ علم سے خطاب۔ حضرت بیگم صاحبہ کے اعزاز میں لجنہ اماء اللہ کماسی کی تقریب

کماسی ۲۲ اپریل (بذریعہ کیبل گرام) اشانٹی ریجن (گھانا) کے صدر مقام کماسی سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے کیبل مورخہ ۲۲ اپریل میں مطلع فرماتے ہیں کہ ۲۱ اپریل منگل کے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتہائی مصروف دن گزارا۔ حضور ایدہ اللہ اس روز صبح ساڑھے نو بجے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کا معائنہ فرمانے تشریف لے گئے۔ سکول کے سربرآوردہ اصحاب، ہیڈ ماسٹر اور دیگر ممبرانِ سٹاف نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے سکول کا معائنہ فرمانے کے علاوہ سکول کے ممبرانِ سٹاف، اور طلبار سے خطاب فرمایا۔ حضور نے انہیں نصیحت فرمائی کہ محض تدبیر پر بھروسہ کرنا نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انسان اپنی طرف سے خواہ کتنی ہی محنت کرے اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ وہ محنت اکارت چلی جائے۔ محنت کے مثمر ثمرات ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ساتھ کے ساتھ انسان اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے اور اس سے دعائیں کرتا رہے۔ اس کے نتیجہ میں خدا کا رحم برحمت ہوگا اور اسی کے فضل کے نتیجہ میں محنت ٹھکانے لگے گی اور توقع سے کہیں بڑھ کر نتیجہ حاصل ہوگا۔ حقیقی کامیابی کے لئے کامل محنت اور کامل دعا دونوں کا اتحاد ضروری ہے۔ انسان اگر حقیقی طور پر کامیاب یعنی عند اللہ فائز المرام ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتنی محنت کرے جتنا کہ محنت کرنے کا حق ہے اور اتنی دعا کرے جتنا کہ دعا کرنے کا حق ہے۔

احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور گیارہ بجے قبل دوپہر احمدیہ مشن ہاؤس کماسی کی نئی عمارت کا افتتاح فرمانے تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس کی یہ دو منزلہ عالیشان عمارت ہزار ہا پونڈ کے صرف سے بن کر تیار ہوئی۔ یہ مشن ہاؤس تک ایک میل لمبے رستہ پر ... جذبۂ شوق سے سرشار ہزاروں احمدیوں اور غیر مقامی لوگوں نے دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ کو اھلاً وسھلاً ومرحباً

کہا۔ اندازہ ہے کہ اس موقع پر دس ہزار لوگ حضور کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ اس تقریب میں ہزاروں احباب اور سربرآوردہ حضرات کے علاوہ قبائل کے سردار چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

مشن ہاؤس کے افتتاح کے موقع پر حضور نے حاضرین کو ایک بہت پُراثر خطاب سے نوازا۔ حضور نے اہلِ گھانا کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر حقیقی معنوں میں کامیاب زندگی بسر کریں یعنی مادی اور روحانی ہر دو نوع کی فلاح سے ہمکنار ہوں۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اسلام کی تعلیم پر کماحقہٗ عمل کرنے سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اس کے نتیجہ میں قبولیتِ دعا کا شیریں پھل انہیں ملے گا۔ اور خدائے قادر و قدوس کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم ہو جائیگا

حضور نے احبابِ جماعت کو شرفِ ملاقات بھی عطا فرمایا۔ ملاقات کا یہ سلسلہ دو گھنٹے تک جاری رہا۔

اسی روز شام کو چھ بجے حضور نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی کماسی یونیورسٹی میں تشریف لے جا کر دانشوروں اور اہلِ علم حضرات سے خطاب فرمایا۔ صدارت کے فرائض یونیورسٹی کونسل کے چیئرمین نے ادا فرمائے۔ حضور نے اپنے اس بصیرت افروز خطاب میں بہت پُراثر اور دلنشین انداز میں واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لائے اور اس کی معرفت حاصل کئے بغیر حصولِ علم کی جد و جہد خطرات سے خالی نہیں ہے۔ تحصیلِ علم ضروری اور بہت ضروری ہے۔ لیکن علم اس وقت ہی اچھے نتائج پر منتج ہو سکتا ہے کہ جب انسان ایمان باللہ اور معرفتِ الٰہی کے نور سے منور ہو کیونکہ حقیقی اور سچی رہنمائی جس کے نتیجہ میں دائمی خوشی اور خوشحالی میسر آتی ہے خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتی ہے اصل رہنما صرف اور صرف خدا ہی کی ذات ہے۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کثرتِ کار، مسلسل مصروفیت اور گرمی کی شدت کی وجہ سے تھکان محسوس فرماتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام جماعت کو محبت بھرے سلام کا تحفہ ارسال فرمایا ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مدظلہ اور دیگر اہلِ قافلہ کا سفرِ حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ حضور کے اس تاریخی دورہ میں اپنی جناب سے غیر معمولی برکت ڈالے اور اس کی خاص تائید و نصرت کے تحت حضور کامیاب و کامران اور مظفر و منصور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

لجنہ اماء اللہ کماسی کی طرف سے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ کیبل مطلع فرماتے ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کماسی نے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ اس میں قریباً تین ہزار خواتین نے شرکت کی۔ [illegible] احمدی مستورات حضرت سیدہ مدظلہا کی زیارت اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہونے پر خوشی سے پھولے نہ سماتی تھیں۔ وہاں حضرت سیدہ بھی گھانا کی احمدی بہنوں سے مل کر بے حد مسرور ہوئیں۔ آپ نے ازراہِ شفقت [illegible] بہنوں کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور ان سے ملنے پر صد درجہ خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے انہیں دعاؤں سے نوازا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ایمان و اخلاص میں ہمیشہ ہی ترقی ہوتی رہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور اس کے بہترین ثمرات سے بہرہ ور فرمائے اور ہمیشہ ہی اپنے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔

استقبالیہ تقریب کے سلسلہ میں ٹریفک کنٹرول کا کام پولیس نے خوش اسلوبی سے انجام دیا اور مجلس خدام الاحمدیہ کماسی نے بھی قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔

کماسی سے ٹیچیمان نامی شہر میں حضور کی تشریف آوری۔ دو میل لمبے راستے پر پُرجوش والہانہ استقبال

نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ کا افتتاح۔ نئے مشن ہاؤس کی عمارت کا سنگِ بنیاد

۱۰۵ میل دور وآنا می مقام سے تین سو احباب کی آمد اور حضور کا عربی میں خطاب

کماسی (گھانا) ۲۳ اپریل بذریعہ کیبل گرام۔ اشانٹی ریجن گھانا کے صدر مقام کماسی سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے کیبل مرسلہ ۲۳ اپریل کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۲ اپریل بروز بدھ بوقت صبح کماسی سے بذریعہ موٹر کار ٹیچیمان تشریف لے گئے۔ ٹیچیمان کا شہر کماسی سے جانب شمال ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہے مکرم مولوی عبد الوہاب بن آدم صاحب وہاں بطور ریجنل مشنری فرائض بجا لا رہے ہیں اور تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دینے میں ... مصروف ہیں۔ مکرم عبد الوہاب بن آدم ... [illegible] ... رہے ہیں اور ... [illegible]

نانا کی تکمیل ہونے کے بعد سے آپ نے اپنی زندگی اپنے ہموطنوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانے کے لئے وقف کر رکھی ہے۔

حضور ایدہ اللہ ۲۲ اپریل کو جب مع اہلِ قافلہ موٹر کاروں کے ذریعہ ٹیچیمان پہنچے تو شہر کے قریب دو میل لمبے راستہ پر ہزاروں افراد نے حضور کا نہایت پرجوش اور والہانہ استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں جماعت احمدیہ ٹیچیمان کے مخلص و فدائی احباب کے علاوہ قبائل کے سردار یعنی چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس معززینِ شہر اور دیگر مقامی باشندے شامل تھے۔ عیسائی کلیسیا کے بعض سربرآوردہ افراد بھی آئے ہوئے تھے۔ وہ اس جماعت کے امام کو دیکھنے کے متمنی تھے جس نے اپنی مجاہدانہ تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں عیسائیت کے بالمقابل مغربی افریقہ میں اسلام کے غالب آنے کی راہ ہموار کر دکھائی ہے

ٹیچیمان میں حضور ایدہ اللہ نے جماعت کی نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا اور اپنے دستِ مبارک سے ایک نئی تعمیر کی جانے والی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرمایا جو مکمل ہونے پر مشن وغیرہ کے طور پر کام آئے گی حضور نے اس موقع پر حاضرین سے خطاب فرما کر انہیں زریں ارشادات سے نوازا۔ حضور کے خطاب کا ترجمہ وہاں کی چار مقامی زبانوں میں ساتھ کے ساتھ سنایا گیا۔

وہاں کی مقامی لجنہ اماء اللہ کے زیرِ اہتمام احمدی خواتین نے حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو کمالِ ذوق وشوق کے عالم میں بڑی گرمجوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا اور اپنے جذباتِ محبت و عقیدت کا اظہار کر کے حضرت سیدہ مدظلہا کا بہت پرخلوص و پرتپاک خیر مقدم کیا۔

اسی روز شام کو حضور ۵ بجکر ۳۰ منٹ پر ٹیچیمان سے کماسی واپس تشریف لے آئے واپس آکر حضور نے اس استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جو جماعت احمدیہ کماسی کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر منعقد کی گئی تھی۔ اس تقریب میں بھی احبابِ جماعت کے علاوہ چیفس، پیراماؤنٹ چیفس اعلیٰ حکام وافسران اور دیگر معززین بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

بعد ازاں حضور نے وآ نامی مقام کے تین صد مخلص و فدائی احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ وآ نامی شہر کماسی سے قریباً پونے تین صد میل کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے۔ وہاں کی جماعت جو کئی ہزار افراد پر مشتمل ہے نہایت درجہ فدائی و مخلص اور احکام شریعت پر پورے عزم و تعہد کے ساتھ عمل کرنے والی جماعت ہے۔ اس جماعت کے تین صد احباب ذوق و شوق اور ولولۂ عشق سے سرشار

سالٹ پانڈ میں بارہ ہزار احمدی احباب کی طرف سے حضور کا پرجوش استقبال

حضور کی اقتداء میں احمدیہ مشن کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی صداقت اسلام پر روح پرور خطبہ

سالٹ پانڈ سے واپس آتے ہوئے راستہ میں حضور نے ایک مسجد پر یادگاری تختی نصب فرمائی

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ۲۴ اور ۲۵ اپریل کے مرسلہ کیبل گراموں کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ کماسی اور ٹیچیمان کا دورہ فرمانے کے بعد ۲۳ اپریل کی شام کو گھانا کے دارالحکومت اکرا واپس تشریف لے آئے تھے۔ ۲۴ اپریل بروز جمعۃ المبارک حضور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور دیگر اہلِ قافلہ کی معیت میں موٹر کاروں کے ذریعہ اکرا سے سالٹ پانڈ تشریف لے گئے۔ سالٹ پانڈ اکرا سے ۷۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس شہر کو نہ صرف گھانا کی بلکہ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور وہ یہ کہ گھانا میں جماعتِ احمدیہ کے سب سے پہلے مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹۲۱ء میں اسی مقام پر وارد ہوئے تھے۔ اور یہیں سے آپ نے اس ملک میں اسلام کی تبلیغی مہم کا آغاز فرمایا تھا۔ اس وقت سے ہی گھانا میں جماعتِ احمدیہ کا مرکزی مشن سالٹ پانڈ ہی قائم ہے۔ ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چھوٹے سے مکان میں مقیم رہ کر تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز فرمایا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک عالیشان مشن ہاؤس، اور ایک وسیع و عریض جامع مسجد تعمیر ہو چکی ہے اور وہاں بفضلہ تعالیٰ ایک نہایت مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہے۔ وہاں سے ہی جماعت کا مرکزی مشن ملک بھر میں کی جانے والی تبلیغی اور تعلیمی سرگرمیوں کی نگرانی کرتا ہے۔

۲۴ اپریل بروز جمعۃ المبارک جب حضور ایدہ اللہ نے سالٹ پانڈ میں ورود فرمایا تو وہاں حضور کا نہایت پرجوش اور والہانہ استقبال کیا گیا۔ بارہ ہزار احمدی احباب اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے اور اھلاً وسھلاً ومرحباً کہہ کر صمیمِ قلب سے حضور کا خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے پہلے سے وہاں جمع تھے اور حضور کی تشریف آوری کے لئے چشم براہ تھے۔ علاوہ ازیں قبائل کے سردار پیراماؤنٹ چیفس اور دیگر معززین بھی بہت بڑی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ مقامی کلیسیا کے سربرآوردہ اصحاب بھی اس جماعت کے امام کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے جس نے مغربی افریقہ میں عیسائیت کا سب سے زیادہ ڈٹ کر اور نہایت درجہ کامیاب مقابلہ کیا ہے چنانچہ ہزاروں ہزار احباب اور دیگر معززین اس قدر گرمجوشی کے ساتھ والہانہ انداز میں حضور کا استقبال کیا جو اپنی مثال آپ تھا

حضور نے پہنچنے کے کچھ دیر بعد مشن ہاؤس کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھائی نماز سے قبل حضور نے صداقتِ اسلام پر ایک روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا آج کا یہ عظیم اجتماع خود اپنی ذات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کا ایک زندہ و درخشندہ ثبوت ہے۔

حضور نے غلبۂ اسلام کی آسمانی پیشگوئیوں کا ذکر فرما کر اور ان کے پورا ہونے کے روز افزوں آثار پر روشنی ڈال کر اس امر کا نہایت پرشوکت الفاظ میں اعلان فرمایا کہ اسلام کی فیصلہ کن فتح اور اس کے کامل غلبہ کے دن قریب ہیں۔ اس روح پرور خطبہ کے بعد حضور نے نماز پڑھائی اس طرح ہزاروں ہزار احباب کو حضور ایدہ اللہ کے روح پرور ارشادات سے فیضیاب ہونے اور حضور کی اقتدار میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کی غیر معمولی سعادت ملی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے جملہ حاضر احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔

ہزاروں ہزار احباب کو مصافحہ اور ملاقات سے شادکام فرمانے کے بعد اسی روز شام کو سوا سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سالٹ پانڈ سے اکرا واپس تشریف لے آئے۔ اکرا واپس آتے ہوئے رستہ میں حضور کچھ وقت کے لئے "گوموآ منگوآزی" نامی گاؤں میں ٹھہرے اور وہاں کی احمدیہ مسجد میں اپنے دستِ مبارک سے ایک یادگاری تختی (کتبہ) نصب فرمائی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جملہ اہلِ قافلہ کی صحت و عافیت اور کامیاب و کامران بخیر و عافیت مراجعت کے لئے خاص توجہ خشوع وخضوع اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ٭

م ہو کر اپنے جان و دل سے عزیز آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے پونے تین سو میل کے فاصلہ سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے تھے۔ وہ آئے اور والہانہ انداز میں یک زبان ہو کر عربی قصیدہ خوش الحانی سے پڑھتے ہوئے آئے۔ اس طرح انہوں نے خلافت کے ساتھ اپنی دلی وابستگی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی محبت و عقیدت کا مسحور کن اظہار کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں باریابی کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے انہیں شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور عربی زبان میں ان سے خطاب فرمایا۔ وہ حضور ایدہ اللہ کی زیارت اور بیش قیمت ارشادات سے مستفیض ہو کر بے حد مسرور ہوئے۔ اور اپنی اس خوش بختی پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لائے۔

حضور مسلسل سفر، کثرتِ کار اور بے انتہا مصروفیت کی وجہ سے جسمانی طور پر تھکان محسوس فرما رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اپنے فدائی افریقی بھائیوں اور خدام سے مل کر بے حد مسرور ہیں۔

حضور انور نے جماعت کے نام محبت بھرے سلام کا تحفہ ارسال فرمایا ہے۔

حضور ۲۳ اپریل بروز جمعرات کماسی سے اکرا واپس تشریف لے جا رہے تھے

احبابِ کرام توجہ اور التزام کے ساتھ حضور انور کے اس تاریخی سفر کی ہر جہت سے کامیابی اور حضور کی مع اہلِ قافلہ بخیر و عافیت مراجعت کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

فرانکفورٹ سے لیگوس پہنچنے پر ہزارہا افریقن احمدیوں کی طرف سے ہوائی اڈہ پر محبوب آقا کا پرتپاک خیر مقدم

وسیع پیمانے پر استقبالیہ تقریب کا اہتمام مختلف ممالک کے سفراء، مسلم زعماء، افسران اعلیٰ اور روسائے شہر کی شرکت

محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنے خط محررہ ۱۱-۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوا ہے تحریر فرماتے ہیں:-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرینکفورٹ جرمنی سے بذریعہ لفتھ ہانزا Lufthansa سوا دس بجے لوکل ٹائم (سوا دو بجے بعد دوپہر پاکستان ٹائم) کے مطابق روانہ ہوئے۔ مقامی جماعت نے دعاؤں کے ساتھ اپنے محبوب آقا کو الوداع کہا۔ لیکن جہاز پندرہ منٹ کے لئے لیٹ ہو گیا۔ اس لئے اصل روانگی ساڑھے دس بجے ہوئی۔ حضور نے ایرپورٹ پر جرمنی کے مبلغین سے فرمایا کہ عزیز مرزا منصور احمد صاحب ابن محترم مرزا عبدالحق صاحب واقف زندگی ہیں۔ میں نے ان کو کہا ہے کہ زبان سیکھیں۔ حضور نے جرمن زبان سیکھنے کے لئے لغوی اور اصطلاحی معنی دونوں آنے چاہئیں۔ حضور نے زبان سیکھنے کے نہایت زریں اصول بیان فرماتے ہوئے لغوی اور اصطلاحی معنوں کا فرق بتایا۔ نیز فرمایا کہ اصطلاحی معنے لغوی معنی کو معین اور محدود کر دیتے ہیں۔ مثلاً انگریزی لفظ Trace کے کئی معنی ہیں۔ لیکن Tracer Clement کا ایک خاص معین اور محدود مفہوم ہے۔ طیارہ تو لغوی معنوں کی رو سے بیٹی کا پیڑ اور خلائی رنگ سا سر کو بھی کہہ سکتے ہیں لیکن اصطلاحی معنوں کی رو سے طیارہ صرف ہوائی جہاز کو کہیں گے دونوں معنے آنے چاہئیں۔ لفتھ ہانزا (جو جرمنی کی مشہور ہوا بازی کی کمپنی ہے) والے نہایت ادب سے پیش آئے ان کا سینئر آفیسر خاص گاڑی میں سب مسافروں سے پہلے حضور کو جہاز تک سوار کرنے کے لئے حاضر رہا۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جہاز برف پوش پہاڑوں کے اوپر سے گزرتا رہا۔ راستہ زیورک جنیوا کے اوپر سے ہو کر گزرتا ہے۔ پھر بحیرہ روم کو پار کر کے الجیریز کے اوپر سے ہوتا ہوا صحرائے اعظم کو کراس کرتا ہے۔ جس وقت ہم اس لق و دق اور بے آب و گیاہ ریگزار کو عبور کر رہے تھے تو اس وقت حضور اپنی سیٹ سے اٹھ کر ہم خدام کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور شفقت اور پیار کی مجسم تصویر بن کر جسم و جان کو سیراب کر گئے۔ پوچھا کہ ساتھ والی سیٹوں پر جو بچے بیٹھے ہیں ان سے بے تکلفی بھی ہوئی یا نہیں۔ ایک ننھے منے سے جھک کر پیار کیا۔ نیز فرمایا یہ بنجر اور چٹیل زمین جو اس وقت صحرا ہے کسی زمانے میں سر سبز اور زرخیز علاقہ تھا۔ پھر اللہ نے بادلوں کو حکم دیا کہ مت برسو۔ اور یہ زمین بنجر بن گئی۔

جہاز چار بجکر گیارہ منٹ شام (پاکستانی وقت ۸ بجکر ۱۱ منٹ شام) کو تقریباً ۵¾ گھنٹے کے نان سٹاپ سفر کے بعد لیگوس کے ہوائی اڈے پر اترا۔ لیگوس میں ہماری بہت بڑی جماعت ہے۔ جماعت کے اخلاص کی شہرت بھی سن رکھی تھی لیکن ان آنکھوں نے عشق و محبت اور جوش و خروش کا جو نظارہ لیگوس ایرپورٹ پر دیکھا اس کو بیان کرنے کے لئے قلم ساتھ نہیں دے رہا۔ نہ ہی لفظوں میں بیان ہو سکتا ہے۔ جہاز سے اترتے ہی اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں نے استقبال کیا۔ احمدی احباب اور بہنیں والہانہ انداز میں مل کر Chorus کے رنگ میں بلند آواز سے خوش الحانی کے ساتھ اھلاً و سہلاً و مرحباً بکم پڑھ رہے تھے۔ لائنوں میں اور گروہ در گروہ جھوم جھوم کر کھلے ہوئے چہروں اور ڈبڈباتی ہوئی آنکھوں سے اپنے آقا کے دیدار سے مشرف ہو رہے تھے۔ اور یہ سب کچھ، کچھ ایسے رنگ میں اور یوں اچانک ہوا کہ ہماری روحیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر اس کے حضور سجدہ ریز ہو گئیں۔ حضور V.I.P. لاؤنج میں مع حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ تشریف لے گئے اور نائیجیریا کے یوروبا قبیلوں کی زبان میں فرمایا

DUN	MI	INU
دون	می	ای نو
RI	LATI	PUPO
رنی	لاتی	پوپو
YIN	یعنی میں آپ سے مل کر	
ین	بہت خوش ہوا	

اور واقعہ یہ ہے کہ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا یہ فقرہ جو محبت اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہے حضور کے عاشق خادموں پر وجد طاری کر گیا۔ اور ایرپورٹ تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے گونج گونج اٹھی۔ اس دوران پریس کے نمائندوں نے حضور سے انٹرویو لیا۔ حضور نے فرمایا انسان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسرے انسانوں سے نفرت کرے۔ تمام انسان ایک جیسے ہیں بحیثیت انسان کے کوئی انسان دوسرے انسانوں سے مختلف نہیں اگر اس حقیقت کو پہچان لیا جائے تو دنیا کی بہت سی مصیبتیں ٹل جائیں۔ انٹرویو کو نے گلے روز یہاں کے سنڈے ٹائمز نے جو یہاں کا سب سے بڑا اخبار ہے بہت اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔ اندازہ ہے کہ تقریباً ۱۰۰۰ سے ۱۵۰۰ تک احباب ایرپورٹ پر موجود تھے۔ غیر از جماعت مسلمان احباب بھی آئے ہوئے تھے معززین شہر ہائی کورٹ کے جج اور کچھ سفراء، ہائی کمشنر بھی حضور کے استقبال کیلئے آئے ہوئے تھے۔ حضور کی کار اور دیگر کاروں کا قافلہ فیڈرل پیلس ہوٹل کی طرف روانہ ہوا۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری امیر و مشنری انچارج مع اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ تھے احباب دو رویہ قطاروں میں اھلاً و سہلاً کا ترانہ جھوم جھوم کر گا رہے تھے۔ ہوٹل کے قریب پہنچے تو وہاں بھی احباب جماعت اور احمدیہ سکولوں کے بچے اپنی وردیوں میں ملبوس دو رویہ کھڑے اپنے آقا کے استقبال کیلئے چشم براہ تھے اور اھلاً و سہلاً کا ہدیہ دل سے پیش کر رہے تھے۔

ہوٹل ایرپورٹ سے تقریباً پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ شہر کی آبادی کم و بیش ۸ لاکھ ہے۔ نہایت صاف ستھرا۔ گرد کا نام نہیں۔ ساحل سمندر پر واقع ہے۔ ہوٹل بھی سمندر کے کنارے نہایت پرفضا جگہ پر واقع ہے۔ ٹمپریچر ۹۱ ڈگری فارن ہیٹ ہے لیکن نمی کی زیادتی کی وجہ سے گرمی کا احساس بہت زیادہ ہوتا ہے پھر فرینکفورٹ اور زیورک کے بعد جہاں تقریباً ہر روز برفباری ہوتی تھی اس گرمی کا احساس زیادہ ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت گرمی کی وجہ سے مضمحل ہو گئی۔ یہاں پسینہ بہت زیادہ آتا ہے لیکن زرق برق کے لمبے جبوں میں ملبوس عاشقوں کا یہ گروہ اپنے محبوب کے دیدار اور قرب میں یوں محو تھا کہ نہ تو انہیں ہوٹل کے ظاہری رعب کی پرواہ تھی نہ گرمی کا خیال۔ ہوٹل نعرہ تکبیر اور حضرت ناصر ایدہ اللہ کے نعروں سے گونج رہا تھا۔ حضور کی.....

آج لاوڈے (نائیجیریا) میں تشریف آوری۔ احباب جماعت کی طرف سے والہانہ خیر مقدم

ایک عظیم الشان مسجد کا افتتاح اور احباب سے بصیرت افروز خطاب

محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنے خط محررہ ۱۱-۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوا تحریر فرماتے ہیں:-

۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء کی شام کو جسٹس بکری کی طرف سے کھانے کی دعوت تھی۔ ویر الیس او بکری صاحب کے صاحبزادے ہیں اور نائیجیریا ہائیکورٹ کے جج ہیں۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں چیف جسٹس کے عہدے پر فائز فرمائے۔ دعوت میں شمولیت کرنے والوں میں مندرجہ ذیل نام قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر ایم ایس قریشی پاکستانی ہائی کمشنر جسٹس ڈوسومو Dosunmu الحاج ڈاکٹر الیف سلاڈو S. Salawu نائیجیریا میڈیکل کونسل Treasurer ۔ ایم ایم حبیب اور زیڈ اوالیاس سیکرٹری گورنمنٹ۔ جماعت کے پریذیڈنٹ اور دیگر عہدیدار۔ جسٹس بکری کے والد صاحب S. O. Bakari کی عمر ۶۵ سال ہے اور احمدیہ جماعت نائیجیریا کے پریذیڈنٹ ہیں۔ جسٹس بکری کے علاوہ ان کے اور بھی بہت سے بچے ہیں۔ ان کے ننھے بچوں کو حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ایک ننھے سے بچے کو حضور نے اٹھا کر سینہ سے لگایا اور اس سے پیار کیا۔

کھانے کے بعد ۳ بجے شام حضور آجے لاوڈے Ijebu Ode بذریعہ کار تشریف لے گئے۔ یہ جگہ لیگوس سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ایک نہایت شاندار مسجد اور مشن ہاؤس یہاں بنایا گیا ہے الحمد للہ [illegible] ایک خوبصورت عمارت ہے مسجد کا [illegible] مینارہ دور سے نظر آتا ہے [illegible]

ہے۔ خرچ کا اندازہ تیس ہزار پونڈ ہے یعنی قریباً چھ لاکھ روپیہ۔ جماعت کی صرف ایک مخلص بہن الحاجہ محترمہ فاطمہ علی نے مبلغ دس ہزار پونڈ چندہ دیا۔ اسی طرح اس جماعت کی ایک اور مخلص بہن الحاجہ الاگبا Alaga نے ایک پوری مسجد بطور عطیہ جماعت کو دی جس پر تقریباً دس ہزار پونڈ خرچ آیا۔ اَبِجے بواوڈے کی یہ شاندار مسجد شاہراہ کے عین کنارے پر واقع ہے۔ احباب جماعت تنگاتو حضور کے استقبال کے لئے گاڑیوں پر پہنچے ہوئے تھے۔ تنگاتو وہاں سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جس وقت حضور مسجد کے قریب پہنچے تو بھائیوں اور بہنوں اور بچوں نے جس والہانہ انداز سے اور فرطِ محبت سے بے تاب ہو کر حضور کا استقبال کیا کاش اس کا کچھ اندازہ قارئین کر سکتے! بلند آواز سے خوش الحانی کے ساتھ اھلاً وسھلاً و مرحباً بکم کا ترانہ پڑھا جا رہا تھا۔ نعرۂ تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت ناصر (ایدہ اللہ) زندہ باد کے نعروں سے فضا بھر گئی۔ اور دل و دماغ اخلاص و ایمان کی خوشبو سے معطر ہو گئے اور جبیں گداز ہو کر شکر اور حمدِ الٰہی کے لئے آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو گئیں۔ کونسا چہرہ تھا جو اپنے پیارے آقا کی تشریف آوری پر خوشی سے پھولوں کی طرح کھلا ہوا نہ تھا۔ اس تقریب میں شمولیت ایک روحانی تجربہ تھا۔ ایک کیفیت تھی جسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ مختصراً یہ کہ جماعت حقہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قافلہ منزل کی جانب جس سرعت سے رواں ہے اور جہاں دیکھنے والے کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہے وہاں ہمارے لئے فکر کی بات بھی ہے خدا جانتا ہے کہ پاکستان کی احمدی جماعتوں کے اخلاص اور فدائیت کے باوجود ہم لوگ نائیجیریا کے احمدیوں سے بہت پیچھے ہیں۔ اگر اخلاص اور ایمان کی ترقی کی یہی رفتار رہی تو مرکز کی جماعتیں بہت پیچھے رہ جائیں گی۔ اور فاستبقوا الخیرات کی دوڑ میں یہ لوگ بہت آگے نکل جائیں گے۔

یہاں کے مخلصین کے قلبی جذبات کا اندازہ کچھ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ اباڈان جہاں مسجد کے علاوہ ایک مضبوط جماعت موجود ہے حضور انور کے پروگرام میں تھا لیکن موسم کی خرابی کے باعث اور پروگرام کا ایک دن ضائع ہونے کے باعث اباڈان جانا مشکل نظر آتا تھا۔ وہاں کے مخلصین بہت پریشان تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح حضور وہاں ضرور تشریف لے جائیں۔ گرمی کی وجہ سے حضور کی طبیعت بھی ناساز تھی۔ اس لئے پروگرام میں سے اباڈان جانے کا پروگرام نکال دیا گیا۔ اس وقت اباڈان کے احباب کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ دیوانوں کی طرح اِدھر اُدھر بھاگے پھرتے تھے کہ ان کا محبوب آقا اب نائیجیریا میں آیا ہے تو اباڈان اس کے قدوم میمنت لزوم سے محروم نہ رہ جائے۔ خلیل محمود صاحب جو اباڈان یونیورسٹی کے لائبریرین ہیں ان کی حالت خصوصیت سے ناقابلِ بیان تھی۔ اور وہ اور ان کے ساتھی رقت کے ساتھ دعائیں کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی جماعت کو حضور کے دیدار سے مشرف فرمائے۔

برادرم سلیم ناصر صاحب جن کو حضور پیار سے جونیئر کہہ کر مخاطب فرماتے ہیں بتاتے ہیں کہ ۱۱/۱۲ اپریل کی درمیانی شب انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مسجد ہے جہاں لوگ جمع ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ مسجد کے ساتھ کا پلاٹ ناصر کو دے دیا جائے۔ پھر کہتے ہیں ناصر کو دے دیا پھر کہتے ہیں ناصر کے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ سلیم احمد صاحب ناصر کہتے ہیں کہ جب ہم اَبِجے بواوڈے کی مسجد میں پہنچے تو بعینہٖ خواب والا نقشہ نظر آیا۔ پھر الحاجہ فاطمہ علی صاحبہ نے حضور سے عرض کی کہ مسجد کے ساتھ والا پلاٹ حضور کی خدمت میں پیش ہے اس پر مدرسہ بنا دیا جائے۔

جائے کے بعد حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے نئی مسجد میں پڑھائیں اور پھر مسجد کے وسیع و عریض صحن میں جہاں شامیانے لگے ہوئے تھے اور ۱۰ ہزار سے زاید عمائدینِ علاقہ اور جماعت کے بھائی اور بہنیں تشریف فرما تھے تشریف لے گئے۔ پہلے حضور نے مسجد کے افتتاح کا یادگاری پتھر نصب فرمایا اور دعا فرمائی۔ اس کے ساتھ ہی ایک گائے کو صدقے کے طور پر ذبح کیا گیا۔ اس کے بعد حضور نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد انگریزی میں خطاب فرمایا جس کا ترجمہ محترم ظفر اللہ الیاس صاحب نے یوروبا زبان میں ساتھ ساتھ کیا حضور نے فرمایا:-

"میں آپ کے اور اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے توفیق دی کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں سے جو یہاں رہتے ہیں آ کر ملوں۔ میں تہِ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے یہ موقع پیدا کیا کہ آپ سے ملوں۔ آپ سے مل کر میرا دل خوشی کے جذبات سے لبریز ہے ہم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب یکساں ہیں اور ہمیں موقع دیا کہ اس مساوات کو تسلیم کریں۔ انسانوں کے عظیم گروہ میں سے صرف نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے چنا کہ وہ اس کا پیغام لے کر آئیں اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند علیہ السلام کے ساتھ ہمارا رشتہ جوڑ دیا ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہیں اور اس احسان اور فضل کی وجہ سے ہماری آنکھیں آنسو بہا بہا کر سرخ ہو چکی ہیں اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ آلِ محمّد و بارک وسلّم انّک حمیدٌ مجید

آپ کا ملک عظیم ملک ہے اس کا عظیم مستقبل ہے۔ آپ احمدیوں کا بھی عظیم مستقبل ہے۔ آپ سے جو وعدے کئے گئے ہیں وہ پورے ہو کر رہیں گے۔ آپ انتہائی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں آئیے ہم الحمد للہ رب العالمین کہیں۔ الحمد للہ رب العالمین کہیں۔ الحمد للہ رب العالمین کہیں۔ اور آئیے اس پر درود و سلام بھیجیں جس نے کہا اِنّمآ اَنَا بَشَرٌ مِّثلُکم۔ آئیے ہم کہیں صلی اللہ علیہ وسلم صلے اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے کندھوں پر عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے آئیے انسانوں کو محبت اور امن کے ساتھ اکٹھا کر دیں۔ تمام انسان یکساں ہیں۔ بھائی ہیں۔ تمام انسان ہمارے خالق کے عاجز بندے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ انسان زندہ رہے"

حضور کی یہ تقریر انگریزی میں ہوئی جس کا ترجمہ مکرم ظفر اللہ الیاس صاحب ساتھ ساتھ کرتے رہے اور اَبِجے بواوڈے کا ماحول نعرۂ تکبیر، حمد اور درود کی خوشبو سے معطر ہو گیا۔ پنڈال میں حاضرین کی تعداد ۵ ہزار سے زاید تھی جن میں پانچ سو تو غیر از جماعت معززین شامل تھے۔ بعض مخلصین دور دور سے آئے ہوئے تھے حاجی کوکو صاحب پانچ سو میل کے فاصلہ سے آئے ہوئے تھے اور صبح دس بجے سے ہی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ جگہ نہ چھن جائے جناب ذکر اللہ آڈے لو نو جو یوروبا قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور پراونس کے کنگ یعنی بادشاہ ہیں وہ بھی موجود تھے۔ اباڈان یونیورسٹی کے اساتذہ، مغربی سٹیٹ کے کالجوں اور سکولوں کے اساتذہ، مسلمان تنظیموں کے نمائندگان مسلم سکولوں کے سربراہوں کی کاؤنسل کے اراکین۔ احمدیہ مسلم کمیٹی آف نائیجیریا کے اراکین اپنی اپنی جگہ انواع و اقسام کے لمبے جبّوں اور ٹوپیوں میں ملبوس تشریف فرما تھے۔ حضور کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ پراونس کے اوبے Oba یعنی بادشاہ سے ملاقات فرما دیں تو حضور نے فرمایا کہ ان سے نہیں بلکہ حاضرین میں سے غریب ترین شخص سے بھی ملاقات کریں گے۔ چنانچہ حضور نے سب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور حاضرین میں سے عاجز ترین اور بعید غریب، دوست مسٹر ثابت جوار مولا کو نہ صرف شرفِ مصافحہ بخشا بلکہ حضور نے ان سے معانقہ فرما کر انہیں عزت کے بلند ترین مقام پر بٹھایا پھر ان کے ساتھ فوٹو بھی کھنچوایا۔ تمام حاضرین اس بظاہر حقیر انسان کو رشک سے دیکھ رہے تھے۔ محترم ظفر اللہ الیاس صاحب نے جذبات سے مغلوب ہو کر اس ثابت صاحب کی خوش قسمتی کا ذکر کیا۔ اور کئی لوگوں نے ثابت جوار مولا صاحب سے بغلگیر ہو کر انہیں مبارکباد دی۔

اس تقریب کا ایک حصہ درج ہونے سے رہ گیا۔ حضور کی تقریر سے پہلے الحاجہ فاطمہ علی اولورن ٹوبی Olorantobi کی صاحبزادی مسز اولاادوکونوگا Okunoga نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اور کہا کہ ہم حضور کا اور حضور کی بیگم صاحبہ کی تشریف آوری پر دلی شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ آپ اس مبارک سفر کے بعد خیریت اور صحت کے ساتھ پاکستان واپس تشریف لے جائیں۔ رحیم و کریم اور حفیظ خدا آپ کی حفاظت فرمائے۔ حضور کی تشریف آوری اس ملک کے لئے ایک یادگار واقعہ ہے اور پاکستان اور نائیجیریا میں بسنے والے ان مخلصین کو جو زندگیاں وقف کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر رہے ہیں بحیثیت ایک زندہ ثبوت کے پیش کرتا ہے۔ ہم اَبِجے بواوڈے کے احمدیوں کو بھی مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ ہمارا آقا اور ہمارا امام ہمارے درمیان تشریف فرما ہے۔

تقریب کے خاتمے پر حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم اباڈان بھی جائیں گے۔ اس پر خوشی کے نعرے بلند ہوئے اور دو احمدی دوستوں نے جو اباڈان کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جذبات سے مغلوب ہو کر ناچنا کودنا شروع کر دیا۔

محترمہ الحاجہ فاطمہ علی صاحبہ جنہوں نے مسجد کے لئے دس ہزار پونڈ چندہ دیا ہے اور جس کا ذکر اوپر بھی آ چکا ہے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو اس بزرگ اور معمر خاتون نے نہایت ادب سے گزارش کی

(ا) حضور نے مسجد کا افتتاح فرما دیا ہے۔ اب اس ملحقہ پلاٹ پر مدرسہ بھی بنوایا جائے

(ب) پاکستان سے ایک مشنری کا تقرر Ajebu ode میں جو صوبے کا صدر مقام ہے فرمایا جائے

(ج) نیز یہاں عربی پڑھانے کا انتظام فرمایا جائے

حضور نے فرمایا انشاء اللہ اس پر غور کیا جائیگا لیکن شرط یہ ہوگی کہ کم از کم ایک ہزار پونڈ آپ اس کے لئے چندہ دیں۔ نیز فرمایا کہ ہم یہ انتظام بھی کر رہے ہیں کہ عربی کے ہزار فقروں کا ایک کورس تیار کیا جائے جو مختلف زبانوں میں ہو اور جسے پاس کرنے کے بعد ضرورت کے مطابق عربی پر عبور حاصل ہو جائے۔

شام کو دعا کے بعد سات بجے لیگوس کے لئے واپس روانہ ہوئے میجر گبوا Gbwa... کی سرکردگی میں ان کے ساتھیوں نے حضور ایدہ اللہ کی کار کے آگے آگے بطور escort اَبِجے بواوڈے سے لیگوس تک ہمراہی کا شرف حاصل کیا۔

(باقی ص ۱۲ پر)

قسطِ اوّل

تبلیغِ اسلام ـــــ اور ـــــ جماعتِ احمدیہ

تقریر بر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ کلکتہ بر موقع جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۶۹ء

اسلام ایک تبلیغی اور عالمگیر مذہب ہے

حضرات! اسلام ایک کامل، تبلیغی اور عالمگیر مذہب ہے۔ اور حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلّم ایک کامل اور عالمگیر رسول ہیں۔ اور آپ کی بعثت تمام دنیا کے سلئے ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ا۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

ب۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

کہ اے ہمارے حبیب! اعلان کر دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اور اے ہمارے رسول صلعم ہم نے آپ کی بعثت کو تمام جہان والوں کے لئے باعثِ رحمت بنایا ہے۔ اور پھر آپ کو ارشاد فرمایا:۔ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ کہ آپ پر جو کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے اس کو مخلوقِ الٰہی تک پہنچا دیجئے۔ اور اگر یہ کام نہ کیا تو گویا اپنے مقصدِ بعثت کو پورا نہیں کیا۔

اس حکمِ الٰہی کی تعمیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ساری عمر تبلیغِ اسلام کا فریضہ باحسن وجوہ انجام دیا۔ اور آپ کے وصال کے بعد صحابۂ کرام اس فریضۂ تبلیغ کی بجاآوری میں آپ کے جانشین اور مبلغین ومبشرینِ اسلام تھے۔ جس کے نتیجہ میں اسلام تھوڑے ہی عرصہ میں اکنافِ عالم میں پھیل گیا۔ اور اسلام کا جھنڈا متمدن دنیا میں لہرانے لگا۔

تبلیغ کے بارہ میں ارشادِ الٰہی

خدا تعالےٰ نے امر بالمعروف اور تبلیغ و ہدایت کے بارہ میں مومنوں کو ارشاد فرمایا وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ کہ اے مسلمانو! تم میں ہمیشہ ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے کہ دوسرے لوگوں کو خیر کی طرف دعوت دیتی رہے۔ نیکیوں کی تلقین کرنے اور بدیوں اور گناہوں سے روکے۔ یہ نیک کام انجام دینے والے یقیناً کامیاب ہوں گے

اس ارشادِ خداوندی کی تعمیل میں مسلمان جب تک دعوت الی الاسلام اور امر بالمعروف اور تبلیغ میں منہمک رہے خدا تعالیٰ ان کو برکتوں اور ترقیوں سے نوازتا رہا۔ لیکن جب مسلمانوں نے اس فریضۂ تبلیغ کو فراموش کر دیا وہ تنزل و ادبار کی طرف جانے لگے اور مخالفینِ اسلام، اسلام پر حملہ آور ہوئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا پس منظر

چنانچہ گزشتہ صدی عیسوی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل اسلام اور مسلمانوں کی جو کمزور اور نازک حالت تھی وہ ایک تاریخی واقعہ ہے چھپی ہوئی بات نہیں۔ سیاست کے لحاظ سے۔ معاشرت کے لحاظ سے۔ تمدن کے لحاظ سے۔ دینی لحاظ سے اور دنیوی لحاظ سے۔ غرضیکہ ہر لحاظ سے مسلمان بہت پیچھے گر گئے تھے۔ جیسا کہ

ا۔ مولانا آزاد مرحوم فرماتے ہیں:۔

"۱۸۵۷ء کے انقلاب نے مسلمانوں کے ہر ایک نظم کو پارہ پارہ کر دیا اور ان کے تمام امتیازات کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ (آزاد ۲۶ مئی سنہ ۱۹۵۱ء)

(ب) اسی طرح مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی فرماتے ہیں:۔

"اب حالت بالکل دگرگوں ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں پر ادبار و انحطاط کا تسلّط ہے۔ اور علم و عمل کے ہر میدان میں وہ سب کے پیچھے نظر آتے ہیں۔ کہیں جہالت و نادانی کا دور دورہ ہے اور کسی جگہ دوسری اقوام کی تقلید کا سودا۔ اسلامی انفرادیت بہر حال اس قدر مضمحل ہو چکی ہے کہ آجکل کے مسلمانوں کو بحیثیتِ مجموعی پہلے زمانہ کے مسلمانوں کا جانشین یا ان کے مذہب وعظمت کا وارث کہنا اپنی ہنسی خود آپ اڑانے کے مترادف ہے"

(مسلمانوں کا عروج و زوال صلہ)

مسلمانوں کی ذہنی حالت انیسویں صدی میں

اس زمانہ میں مسلمان جس دین کو دین سمجھ رہے تھے وہ دین کی حقیقی شکل نہ تھی بلکہ وہ تو غلط عقاید، توہمات اور روایات کا مجموعہ تھا۔ ہندوستان میں سلطنتِ مغلیہ کا زوال تھا۔ شمال میں سکھوں اور باقی ہندوستان میں انگریزوں کا تسلّط قائم ہو رہا تھا۔ مذہبی آزادی کے لبادہ میں مذہبی دنیا میں ایک دوسرے پر گند اچھالا جا رہا تھا۔ اسلام اور مسلمانوں پر ان کے غلط نظریات وعقاید کی بنا پر ہر طرف سے حملے اور اعتراضات ہو رہے تھے۔ چونکہ سلطنتِ مغلیہ قریب میں ہی ختم ہوئی تھی اسلئے مسلمانوں سے نفرت دلانے کے لئے نفرت انگیز لٹریچر کی اشاعت میں کوئی روک نہ تھی اور یہ مذہبی آزادی کا غلط استعمال تھا۔

ادھر مسلمان اِن حملوں کی تاب نہ لا کر دینِ اسلام سے برگشتہ ہو رہے تھے۔ پادری عماد الدین۔ عبد اللہ آتھم۔ پادری فتح مسیح اور سراج الدین وغیرہ پڑھے لکھے لوگوں کا عیسائیت کو قبول کرنا مسلمانوں کے اندر احساسِ کمتری اور مخالفینِ اسلام کے اندر احساسِ برتری پیدا کرنے کا باعث بنا۔ دوسری طرف کچھ ایسے مسلمان بھی تھے جو مغربی تہذیب وتمدن اور فلسفہ سے متاثر ہو کر مرعوبانہ حالت میں اسلام کی مدافعت کر رہے تھے۔ مگر تابِ مقابلہ ان میں نہ تھی جیسے سر سیّد احمد خاں صاحب۔ انہوں نے اس مدافعت میں اسلام کے بعض اہم نظریات وعقاید کو ہی اسلام کے بدیہی تصورات کے خلاف پیش کر کے اسلام کی حسین تعلیمات کو ایک رنگ میں بدل دیا۔ اس خطرناک حالت کا نقشہ

ا۔ مولانا حالی مرحوم نے کیا ہی اچھا کھینچا ہے ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

۲۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب آف بھوپال نے فرمایا:۔

"یہاں تک کہ اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہیں سے فتنے نکلتے ہیں اور انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں۔"

(اقتراب الساعۃ صلا)

۳۔ مولانا حالی نے اسلام کو باغ سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا

(ا) پھر اک باغ دیکھے گا اجڑا سراسر
جہاں خاک اڑتی ہے ہر سو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر
ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنیکے قابل
ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل

(ب) اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور یوں فریاد کرتے ہیں ؎

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
اُمّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ اُمت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

(ضمیمہ مسدس حالی)

(۴) علامہ اقبال نے فرمایا ؎

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

(۵) امریکہ کے مشہور پادری مسٹر جان ہنری بیرونز نے گزشتہ صدی کے نصفِ آخر میں ہندوستان کے شہروں اور مختلف اسلامی ممالک کا دورہ کرنے کے بعد "عیسائیت کے عالمی اثرات" پر لیکچر دیتے ہوئے کہا:۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان میں ضوفگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ سے مکّہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں بھی اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔"

(بیروز لیکچرز صلا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

ایسے خطرناک دور اور زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور بشارتوں کے ماتحت اسلام کے احیاء اور اشاعتِ دینِ اسلام کے لئے حضرت بانیٔ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر مبعوث کیا اور فرمایا :-

"آگاہ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجّت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ کرنے کیلئے چنا"
(ضمیمہ تریاق القلوب ص۵)

اسلام کی خطرناک حالت کا نقشہ

اس زمانہ میں اسلام کی کس مپرسی کی جو حالت تھی اس کا نقشہ حضور علیہ السلام نے اپنے الفاظ میں یوں کھینچی ؎

۱۔ بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست
ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاراں تن ربود
حیف بر چشمے کہ اکنوں نیز ہم ہشیار نیست

۲۔ سے سزد گر خوں ببارد دیدۂ اہلِ دیں
بر پریشاں حالیٔ اسلام و قحط المسلمیں
ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدیں
ایں دو فکر دینِ احمد مغزِ جانِ ما گداخت
کثرتِ اعداءِ ملت قلتِ انصارِ دیں

۳۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کرتے ہیں ؎

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار
فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار
میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار و نزار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

(۴) اسلام پر عیسائیوں کے دلآزار حملوں کو دیکھ کر اپنی دلی تڑپ کا یوں اظہار فرماتے ہیں :-

"عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلقِ کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کی ہنسی اور افترا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسولِ پاک کی شان میں کرتے رہتے ہیں ان کے دلآزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البریہ کی ذاتِ والا صفات کے خلاف کرتے ہیں۔ میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا! تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں ابتلاءِ عظیم سے نجات بخش"
(ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام ص۱۵)

نیز فرمایا :-

دردہِ عشقِ محمد ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزمِ صمیم

مسلمانوں کو خوشخبری

ایک طرف اگر آپ نے اسلام و مسلمانوں کی کس مپرسی کی حالت کا نقشہ کھینچ کر اپنی دلی تڑپ کا اظہار کیا۔ تو دوسری طرف مسلمانوں کو امید و زندگی کا پیام دیتے ہوئے یہ خوشخبری دی کہ :-

(الف) "اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالےٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرتِ الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا ہے اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی بلکہ یہ وہی صبحِ صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں خبر دی گئی تھی۔ ...... سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آ گیا خدا تعالےٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خون سے آبپاری ہوئی تھی کبھی ضائع نہیں کرنا چاہتا۔" (ازالہ اوہام)

(ب) "سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے" (فتح اسلام ص۵)

نیز فرمایا :-

(ج) "مجھے خدا تعالےٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دینِ متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تاکہ میں اس پر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملے کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں"
(برکات الدعاء ص۳۲)

(د) اسلام کی زندگی اور برتری کے لئے یہ تحدی آمیز اعلان فرمایا :-

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلےٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول ایک ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے۔ جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرا لے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین دینِ اسلام ہے اور زندہ رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے"
(لیکچر زندہ رسول)

شرطِ بیعت اور ہمارے امام سے اسلام قربانی کا مطالبہ

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ہمدردانِ دین سے دینِ اسلام کی زندگی کے لئے قربانی کا مطالبہ کیا اور فرمایا :-

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے"
(فتح اسلام)

اور اپنی جماعت میں شامل ہونے والوں کے لئے جو شرائط بیعت تجویز فرمائیں ان میں ایک اہم شرط یہ رکھی کہ بیعت کنندہ یہ اقرار کرے کہ :-

"دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔"

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ اور مقدس مشن

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا کہ :-

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں" (اربعین)

اور اپنی بعثت کا مقدس مشن ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ :-

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا"
(الوصیّة)

آپ کی مخالفت اور خدائی بشارات

اس دعویٔ مسیحیت و مہدویت کے نتیجہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ اپنے بیگانے ہو گئے اور غیروں نے تو دشمنی و فساد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا :-

(الف) "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔"

(ب) یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق" یعنی دور دراز سے کثرت سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اموال آئیں گے

(ج) "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"۔ "میں تجھے زمین کے تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا جَعَلْنَاکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَم"

(د) "I shall give you a large party of Islam"
یعنی میں تجھے خدمتِ اسلام کرنے والے لوگوں کی ایک جماعت عطا کرونگا

(ھ) بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا" (تذکرہ)

باقی آئندہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۷۰۵۔ منکہ خورشید احمد انور ولد عبد العظیم صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں میرے پاس صرف ایک دستی گھڑی ہے جس کی موجودہ قیمت مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ میری ماہوار آمد بصورت تنخواہ اس وقت یکصد ساڑھے ستائیس روپیہ ۱۲۷-۵۰ ہے۔ میں اپنی موجودہ جائیداد اور آئندہ پیدا ہونے والی جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائیداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد خورشید احمد انور موصی بقلم خود۔ گواہ شد بشیر احمد طاہر ولد رام بدھ ڈوبلے مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد چودھری فیض احمد گجراتی ولد حافظ غلام غوث صاحب مرحوم۔ درویش قادیان ۲

وصیت نمبر ۱۳۷۰۶۔ منکہ سلطان احمد ظفر ولد فضل الرحمٰن قوم احمدی پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں میرے پاس ایک عدد دستی گھڑی قیمتی اسی ۸۰ روپیہ ہے۔ میری تنخواہ بصورت ملازمت اس وقت ستر روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد سلطان احمد ظفر گواہ شد شیخ محمد گجراتی درویش ولد قطب الدین صاحب ساکن قادیان موصی نمبر ۱۰۰۲۹ گواہ شد شبیر احمد ناصر ولد مولوی بشیر احمد صاحب، بانگروی درویش۔ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ۲

وصیت نمبر ۱۳۷۰۷۔ منکہ صبیحہ افسر اہلیہ سیٹھ نثار احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر بائیس سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد بہ تفصیل ذیل ہے (۱) جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں (۲) منقولہ جائیداد زیور نکلس طلائی دو سیٹ وزنی سات تولہ۔ چندن ہار طلائی ایک عدد وزنی آٹھ تولہ۔ بالیاں طلائی دو جوڑی وزنی تین تولہ۔ انگوٹھیاں طلائی تین عدد وزنی ڈیڑھ تولہ کڑے طلائی ایک جوڑی وزنی چار تولہ۔ میزان ساڑھے تیئس تولہ در دو صد روپیہ فی تولہ۔ کل قیمت چار ہزار سات سو روپیہ (۳) پازیب نقرئی ایک جوڑی وزنی دس تولہ در چھ روپیہ فی تولہ قیمتی ساٹھ روپیہ (۴) دستی گھڑی ایک عدد قیمتی ایک صد روپیہ (۵) مہر بذمہ خاوندم مبلغ گیارہ سو روپیہ۔ گویا کل میزان جائیداد منقولہ پانچ ہزار نو سو ساٹھ روپیہ (۵۹۶۰)۔ میں اپنی جائیداد موجودہ و آئندہ کی جو وفات پر ثابت ہو، دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں جائیداد کا حصہ جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ میری آمد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

الامۃ صبیحہ افسر گواہ شد سیٹھ نثار احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد امام غوری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یادگیر۔ کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان نزیل یادگیر ۱۰

وصیت نمبر ۱۳۷۰۸۔ منکہ بشریٰ بیگم اہلیہ مکرم سیٹھ محمد نصرت اللہ صاحب غوری قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر بائیس سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

بہ تفصیل ذیل میری منقولہ جائیداد ہے۔ (۱) زیور کڑے طلائی دو عدد وزنی بارہ تولہ۔ کڑے سادہ وزنی تین تولہ۔ نکلس طلائی سیٹ دو عدد وزنی ساڑھے پانچ تولہ۔ چوڑیاں طلائی چھ عدد وزنی آٹھ تولہ۔ انگوٹھیاں طلائی آٹھ عدد وزنی پانچ تولہ۔ چندن ہار طلائی وزنی آٹھ تولہ۔ چپاند بالیاں طلائی ایک جوڑی وزنی نصف تولہ۔ لاکٹ طلائی ایک عدد وزنی ڈیڑھ تولہ۔ لچھا کالی پوتہ طلائی وزنی نصف تولہ میزان کل وزن ساڑھے چوالیس تولہ قیمتی آٹھ ہزار نو صد روپیہ بحساب دو صد روپیہ فی تولہ۔ (۲) دستی گھڑی ایک عدد قیمتی ایک صد روپیہ (۳) ریڈیو ایک سیٹ قیمتی چار صد روپیہ (۴) حق مہر بذمہ خاوندم گیارہ صد روپیہ۔ کل میزان دس ہزار پانچ صد روپیہ

کوئی جائیداد غیر منقولہ میرے پاس نہیں۔ میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے جو پچیس روپیہ ماہوار ہے۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی جائیداد اور آمد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں جائیداد کا حصہ جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ آئندہ میری جو جائیداد بڑھے یا بوقت وفات ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ بشریٰ گواہ شد محمد نصرت اللہ غوری خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد امام غوری سیکرٹری مال یادگیر۔ کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان نزیل یادگیر

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم سید احمد صاحب ڈی ٹی روڈ آرہ ضلع شاہ آباد بہار امتحان پری یونیورسٹی میں شریک ہو رہے ہیں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

۲۔ میرا چھوٹا بھائی عزیزم سعود احمد اس سال بی اے سال اول اور چھوٹی بہن امینہ بیگم آٹھویں کا امتحان دے رہے ہیں۔ دونوں کی کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ نعیم حفیظ کریل

۳۔ میرا لڑکا محمد منیر الحق۔ بھائی محمد انعام الحق اور بھانجہ محمد تضمیر میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں سب کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد شمس الحق معلم مدرسہ احمدیہ مونگا ل

۴۔ میرے ایک بچے نے بی اے فائینل کا۔ دوسرے نے پی یو سی کا اور تیسرے نے میٹرک کا امتحان دیا ہے سب کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ غلام احمد کلاش پورہ سرینگر

۵۔ میں اس وقت پھیپھڑے میں نقص کی وجہ سے بیمار ہوں۔ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ملک مظفر احمد گوجرانوالہ

۶۔ میں نے ہائر سیکنڈری کے سیکنڈ ایئر کا امتحان دیا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عنایت اللہ ہائر سیکنڈری سکول شوپیاں

۷۔ ہمارے ارد گرد کے دیہات میں مکانوں کو آگ لگنے کی وارداتیں مسلسل ہو رہی ہیں کہ لوگ بہت سخت پریشان۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس قسم کی آفت اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔ سید حمید اللہ اکونٹنٹ۔ شوپیاں

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہو رہا ہے

مندرجہ ذیل خریداران بدر کا چندہ احسان ۱۳۴۹ ہش (جون ۱۹۷۰ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرما دیں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیش نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرما دیں گے۔ ان احباب کو بذریعہ خط بھی اطلاع دی جا رہی ہے

مینیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسمائے خریداران	نمبر خریداری	اسمائے خریداران
۱۰۱۹	مکرم ریاض احمد صاحب	۱۵۴۶	مکرم مولوی عبد الستار صاحب
۱۰۲۴	" سید وزارت حسین صاحب	۱۵۵۱	" ایس ایم ظفر صاحب
۱۰۳۳	" سید غلام ابراہیم صاحب	۱۵۵۲	" شریف احمد صاحب
۱۰۶۷	" شیخ غلام ہادی صاحب	۱۶۰۹	" ایم اے رحمان صاحب
۱۲۴۸	" سی برکت اللہ صاحب	۱۶۲۸	" محمد نعمت اللہ صاحب
۱۲۵۵	" سی پی علی کٹی صاحب	۱۶۶۷	" احمد بیبون صاحب
۱۳۷۹	" محمد شفیق الدین احمد صاحب	۱۶۵۳	" بی ایم بشیر احمد صاحب
۱۳۸۵	" محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی	۱۶۱۴	" مالک محمد اکرم صاحب
۱۴۰۷	نیشنل لائبریری	۱۶۲۴	" ماسٹر نذیر احمد صاحب
۱۴۲۶	" ماسٹر رحمت اللہ صاحب	۱۶۲۷	" عبد المنان صاحب ڈاکٹر
۱۴۸۵	" ڈاکٹر محمد امام صاحب	۱۵۹۸	" ایس ایم شہاب احمد صاحب
۱۵۰۲	مکرمہ آصفہ بیگم صاحبہ	۱۸۸۵	" محمد عظمت اللہ صاحب
۱۵۴۴	مکرم خواجہ محمد انور صاحب	۱۸۵۲	" ڈاکٹر مبارک احمد صاحب

حضور ایدہ اللہ کے سفرِ افریقہ کے مختصر حالات بقیہ صفحہ

شام کو فیڈرل پیلس میں ٹھنڈے مشروبات کی دعوت تھی جس میں سفارتی نمائندے، ہائی کورٹ کے جج، یونیورسٹی کے پروفیسر۔ نائیجرین مسلم کاؤنسل کے پریذیڈنٹ اور گورنمنٹ کے سیکرٹری۔ مقامی قبائل کے سربراہ اور پرنس اپنے اپنے مخصوص جبوں اور ٹوپیوں میں ملبوس حاضر تھے اور نہایت ادب اور احترام سے حضور کی خدمت میں باری باری پیش کئے گئے جماعت احمدیہ لیگوس کے احباب پروانہ وار حضور کے گرد حلقہ باندھے کھڑے تھے۔ حضور ہر شخص سے ملتے اور اس عظیم ملک کے فرزندوں سے جو اسلام اور احمدیت کے شیدائی ہیں بالخصوص امیر و غریب اس طرح گھل مل کر گفتگو فرماتے کہ گویا مسیح موعود علیہ السلام کا یہ موعود خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ یہیں کا رہنے والا ہے۔ در اصل آپ اکنز کو خطوط کے ذریعہ پہلے سے جانتے ہیں فرمایا! زمین کے اصل مالک یہاں کے لوگ ہیں۔ باہر سے آکر ان کو Colonism میں کیا گیا۔ فرمایا آئندہ ۲۰ سال اسلام کے لئے بہت اہم ہیں۔ فرمایا ایک معمر دوست نے خط لکھا تھا کہ بہت بوڑھا ہوں حضور کی زیارت کی آرزو ہے ان سے ضرور ملنا ہے۔

پھر فرمایا کہ یورپ کے عیسائیوں کے دلوں سے مسیح کی محبت نکل چکی ہے گرجے بک رہے ہیں فرمایا مہدی معہود اور مسیح موعود کے آنے کے ساتھ ایک انقلاب عظیم آچکا ہے۔

اس تقریب میں شامل ہونے والوں میں مندرجہ ذیل اصحاب قابلِ ذکر ہیں:۔

۱۔ الحاج اے ڈبلیو ایلیاس چیئرمین نائیجرین مسلم کونسل
۲۔ الحاج اے کے لاگوڈا سیکرٹری " "
۳۔ الحاج ڈابری خزانچی " " "
۴۔ این کے ایکے موڈے جو نائیجیرین براڈ کاسٹنگ سروس کے شعبۂ اسلامی نشریات کے سربراہ ہیں
۵ جسٹس ایل جے ڈیموں جج ہائیکورٹ لیگوس
۶ جسٹس بی او قاسم جج " "
۷۔ ایم کمارا سفیر گنی
۸۔ ڈاکٹر زکریا چارج ڈی آفیرز شام
۹۔ عمر عباس اگابنا
۱۰۔ ڈاکٹر محمد سمیع قریشی ہائی کمشنر پاکستان مقیم نائیجیریا۔
۱۱۔ پروفیسر ایس ایچ زیڈ نقوی شعبۂ سائنس لیگوس یونیورسٹی۔
۱۲۔ ڈاکٹر ایف اے ماباڈیجے لیکچرر کالج آف میڈیسن
۱۳۔ ڈاکٹر ایل او اوڈ گبیسے لیکچرر شعبۂ قانون لیگوس یونیورسٹی
۱۴۔ مسٹر ایچ اے کریم لیکچرر میڈیکل کالج یوچینگ۔ ہاسپٹل
۱۵۔ الحاج ڈارا مولا اسٹیبلشمنٹ آفیسر لیگوس یونیورسٹی
۱۶۔ مسٹر ایس او بقری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نائیجیریا
۱۷۔ مسٹر اے آر اے اوٹونے سیکرٹری جنرل " "
۱۸۔ مسٹر ایس اے ڈاؤد سیکرٹری کالج آف ایجوکیشن لیگوس یونیورسٹی
۱۹ جسٹس اے آر اے بکرے جج ہائیکورٹ لیگوس
۲۰۔ الحاج اے جی اے لکو وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نائیجیریا
۲۱۔ الحاج اے اے ایبوُلا " " "
۲۲۔ اے ڈبلیو ایلیاس چیئرمین مولٹنس مشن
۲۳۔ الحاج بی بی بانگوں ، لیگوس سرکٹ مشنز
۲۴۔ مسٹر ایم بی امین سیکرٹری " " "
۲۵۔ معلم ایم ایم حبیب ایڈمنسٹریٹو آفیسر
۲۶۔ معلم وزیری عبدہ سول سروِنٹ فیڈرل گورنمنٹ
۲۷۔ الحاج اے ایس اے اشنڈے
۲۸۔ اے ڈبلیو فلاڈیلو
۲۹۔ اے۔ ڈی آئی لکوکی ۳۰۔ الفا سینیالو
۳۱۔ مسٹر ایم اے ابائیوانڈا
۳۲۔ ٹی اے ابیوُلا
۳۳۔ زیڈ او ایاس
۳۴۔ الفا ایس بی گیسوا
۳۵۔ جلیل محمود لائبریرین یونیورسٹی آف آبادان

آج بواڈے میں حضور کی تشریف آوری۔ مسجد کا افتتاح بقیہ صفحہ ۹

حضور کی کار کو ڈرائیو کرنے کی سعادت محترم مالم وزیر عبدہ کو حاصل ہوئی۔ آپ کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ جیگوس روانہ ہوتے وقت ان کو موگرا کے عطر کی خوشبو لگا کر حضور نے فرمایا تھا کہ اب احمدیت کے عطر سے معطر ہو جائیں

اب تک حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری۔ پریس والوں سے خطاب Reception جو فیڈرل پیلس ہوٹل کے انڈی پنڈنٹ ہال میں ہوئی اور جسٹس بقری کی دعوت ٹیلیویژن پر دکھائے جا چکے ہیں۔ اخبار سنڈے ٹائمز نے حضور کی تشریف آوری اور ایئر پورٹ پر پریس انٹرویو کو Cover کیا ہے۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اگرچہ گرمی اور حبس اور کونت کی وجہ سے طبیعت پر اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور تمام احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ وہ اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے آقا اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور حضور اپنے مغربی افریقہ کے روحانی فرزندوں کی دیدار کی پیاس کو ایک حد تک تسکین دے کر واپس ربوہ تشریف لائیں۔ حضور سب کو محبت بھرا اسلام کہتے ہیں اور سب کے لئے دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام بھائیوں اور بہنوں کو اور ان کی نسلوں کو اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین ؛

چندہ وقفِ جدید اور اطفال الاحمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کردو اور اس کمزوری کو دور کردو جو اس تحریک (وقفِ جدید) کے کام میں واقع ہو گئی ہے"

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دعا

میری ہمشیرہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ جناب محمود الحسن صاحب اطلاع دیتی ہیں کہ ان کے شوہر محترم کو سردرد کی شکایت تھی۔ مجلس مشاورت میں شرکت کے بعد ان کے سر درد میں اضافہ ہو گیا ہے پہلے دوائی کے استعمال سے افاقہ ہو جاتا تھا مگر اب دوائی اثر نہیں کرتی اب ذیابیطس کا مرض بھی لاحق ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے درد سر میں اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ محترم برادرم محمود الحسن صاحب کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

علی محمد اے الہ دین سکندرآباد

ہر قسم کے پرزے

پیٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں

کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز۔ ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱

Auto Traders 16 Mangoe Calcutta -1

تار کا پتہ Autocentre فون نمبرز 23 — 1652 23 — 5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروس سروس ہیوی انجینئرنگ کیمیکل انڈسٹریز مائینز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس۔ اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں

گلوب ربڑ انڈسٹریز

آفس و فیکٹری ۱۰ پر بھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون ۲۲۷۲ - ۴۴
شوروم ۱۰/۳۱ اوپر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون ۴۰۰۱ - ۳۴
تار کا پتہ گلوب ایکسپورٹ "Globe Export"